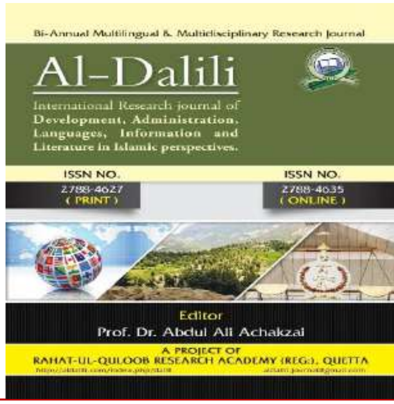

OPEN ACCESS

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

AL DALILI

Bi-Annual, Multilingual (Arabic, Balochi, Birahvi, English, Pashto, Persian,Urdu)

ISSN: 2788-4627 (Print), ISSN: 2788-4635 (online)

Project of **RAHATULQULOOB RESEARCH ACADEMY,**

Jamiat road, Khiljiabad, near Pak-Turk School, link Spini road, Quetta, Pakistan.

Website: www.aldalili.com

Approved by Higher Education Commission Pakistan

Indexing: » IRI (AIOU), Tahqeeqat, Euro pub, MIAR.

TOPIC

عیسائیت اور اسلام کے بنیادی عقائد کا تقابلی جائزہ

A Comparative Study of Fundamental Religious Beliefs of Christianity and Islam

AUTHOR

1. Aisha Javeed, M.Phil Scholar, Sardar Bahadur Khan Women University, Quetta, Pakistan.
2. Dr. Nosheen Zaheer, Associate Professor, Sardar Bahadur Khan Women University, Quetta, Pakistan. Email: nosheenirma@gmail.com

How to Cite: Aisha Javeed, & Dr. Nosheen Zaheer. (2023). URDU: عیسائیت اور اسلام کے بنیادی عقائد کا تقابلی جائزہ: A Comparative Study of Fundamental Religious Beliefs of Christianity and Islam. *Al-Dalili*, *4*(2), 48–63. Retrieved from https://aldalili.com/index.php/dalili/article/view/112

URL: https://aldalili.com/index.php/dalili/article/view/112

Vol. 4, No.2 || Jan–Jun 2023 || URDU-Page. 48-63

Published online: 09-02-2023

عیسائیت اور اسلام کے بنیادی عقائد کا تقابلی جائزہ

A Comparative Study of Fundamental Religious Beliefs of Christianity and Islam

عائشہ جاوید[1] نوشین ظہیر[2]

ABSTRACT:
Man received guideline from Almighty Allah from the time of his creation as the first man was bestowed with the light of revelation. The revelation having metaphysical source that leads to name these religions as revealed religion (*sami adyan*). This article aims to compare the basic beliefs of the two revealed religions, Islam and Christianity through comparative approach. The Christian's claimed revealed text of Bible will be compared to *Quranic* text to find similarities and difference between these two religions in the concept of God, prophethood, revealed books, day of judgment and the concept of salvation.

Key Words: Trinity, Prophethood, Salvation, sami adyan.

مذاہب عالم کی تقسیم جو الہامی اور غیر الہامی مذاہب کی بنیاد پر کی گئی ہے اس لحاظ سے عیسائیت اور اسلام الہامی مذہب ہونے کے ساتھ ساتھ سامی ادیان میں شمار ہوتے ہیں۔ ان مشترکہ اوصاف کے باوجود یہ دونوں مذاہب انفرادی طور پر مختلف عقائد کا مجموع ہیں۔ عقائد عقیدے کی جمع ہے جو عربی زبان کے لفظ عقد سے نکلا ہے جس کے لغوی معنی کسی چیز سے قوت اور مضبوطی کے ساتھ منسلک ہو جانا یا گرہ باندھنے کے ہیں۔ عرب لوگ کسی بھی معاملے کو حتمی قرار دینے کے لیے ایک دوسرے کی طرف اپنی چادروں کے پلو پھینک دیا کرتے تھے جنہیں ایک ساتھ مضبوطی سے باندھ دیا جاتا تھا ایسا کرنے کو وہ عقد کہتے ہیں اسی لیے مختلف معائدات کو بھی عقود کہا جاتا ہے ہار کو بھی عقد کہتے ہیں کیونکہ اس کے موتی باہم مربوط اور ایک ہی لڑی میں پروئے ہوئے ہوتے ہیں پس اسلامی اصطلاح میں عقیدہ بھی دراصل ایک معائدہ ہے جو رب کائنات اللہ اور اس کے بندے کے مابین طے قرار پاتا ہے۔[1]

اس معائدہ کا اطلاق اس پختہ ایمان اور قطعی فیصلہ پر ہوتا ہے جس میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہوتی۔ عقیدہ کا مرکز دل ہوتا ہے اور عقیدے کی یہ گرہ قلب کے اعلیٰ درجہ کے ساتھ قوی بھی ہو سکتی ہے اور کمزور بھی چنانچہ عقیدے کے معنی ہوں گے کہ ایسا پختہ ایمان اور قطعی حکم جس کے یقینی ہونے میں اعتقاد رکھنے والے کو ذرہ برابر شک نہ ہو۔ چنانچہ تمام مذاہب کی طرح عیسائیت اور اسلام بھی اپنے ماننے والوں سے اپنے انفرادی اعتقادات پر بغیر کسی شک و شبہ کے ایمان کامل لانے کا تقاضہ کرتے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

عیسائیت اور اسلام اپنی بنیادی اساس میں سامی اور الہامی مذاہب کی حیثیت سے بنیادی عقائد میں مماثلت رکھتے ہیں۔ لیکن موجودہ عیسائی مذہب باقی تمام مذاہب عالم کی فہرست سے علیحدہ اور یکسر یکتا مقام رکھتا ہے کیونکہ باقی تمام مذاہب اپنے آغاز سے ہی اپنے بنیادی عقائد اور ان عقائد کی ترویج و اشاعت کے لیے ایک ہستی سے منسلک نظر آتے ہیں۔ جیسے یہودیت کا لفظ سنتے ہی حضرت موسیٰ علیہ اسلام اور ان کی تعلیمات ذہن میں آتی ہیں۔ ایسی طرح بدھ مت اور سکھ مت کو پڑھتے ہی ان کی تاریخ اور بانی واضح ہو جاتے ہیں۔ لیکن عیسائیت وہ واحد مذہب

ہے جس کے عقائد کی تشکیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کئی سالوں بعد سینٹ پال نے کی۔ اور اس مذہب کی بنیاد اب عقیدہ تثلیث پر ہے۔ عقیدہ تثلیث کی تفصیل سے پہلے اس عقیدے کے تاریخی سفر پر مختصر روشنی ڈالنا از حد ضروری ہے۔ بائبل کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ بائبل میں عیسائیت کا یہ عقیدہ ان کی کسی الہامیٰ آیت میں موجود نہیں۔ بلکہ عہد نامہ عتیق اور عہد نامہ جدید کی جان عقیدہ توحید ہے۔ یہودی جنھوں نے عقیدہ توحید کو اپنی عظمت قرار دیا انھوں نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو عیسائیت کے پہلے استاد اور رہنما ہیں کبھی عقیدہ تثلیث کا موجد قرار نہیں دیا۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہمیشہ نہ صرف باپ کے واحد خدا ہونے کا اقرار کیا بلکہ واحد معبود بھی قرار دیا جو واقعی عبادت کے لائق ہے۔ عیسائی دو صدیوں تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ان تعلیمات پر عمل کرتے رہے۔ بائبل میں موجود دو یا تین آیات جو اشاراۃ یا کنایۃ اس عقیدہ تثلیث کی طرف اشارہ کرتی ہیں جن کی سادہ فہم وضاحت موجود تھی جو کسی طرح بھی عقیدہ تثلیث میں موجود تین خداؤں کی طرف کوئی رہنمائی نہیں کرتی۔ دراصل یہ عقیدہ عیسائیت میں دوسری صدی کے اختتام میں داخل ہوا۔ قدیم چرچ کے عقائد ان کی مقدس کتاب اور حواریوں کے عقیدہ سے دیکھے جاسکتے ہیں جبکہ ان کی موجود عقائد کا تعلق نیقہ اور ایتھانیشین عقیدے سے پنپتا نظر آتا ہے۔ اس عقیدے کا آغاز عیسائیت میں دوسری صدی کے اختتام میں نظر آتا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ جب عیسائیت اپنی ترویج واشاعت کے ابتدائی دور میں تھی اس وقت مصر، شام اور ہند اور یونان میں تین خداؤں کا عقیدہ مقبول تھا۔ عیسائیت میں تین خداؤں کے تصور کے آغاز اور ارتقاء کو اسی یونانی اور مزید برآں اوپر تحریر شدہ مذاہب کے اثرات کے تحت تیسری اور چوتھی صدی میں دیکھا جاسکتا ہے۔ اس عقیدے کے تعارف، وجوہات، اس پر بحث ومباحثہ کو اور اس کے عیسائیت میں شامل کرنے کو مختلف ادواروں میں یوں دیکھا جاسکتا ہے کہ نیقہ کی کونسل (325اے۔ڈی) نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا ماننے پر ووٹ کروایا۔ کونسل آف قسطنطنیہ (381اے۔ڈی) نے عقیدہ تثلیث کو منظور کیا۔ اس کے بعد رومن بادشاہوں نے یہ عزم سے اعلان کیا کہ وہ ان تمام عیسائیوں کو سزادیں گے جو ایک خدا میں تین اقالیم میں یقین نہیں لائیں گے اور ان تینوں اقالیم کے خداؤں کی پرستش نہیں کریں گے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دو حیثیتوں (ایک ہی وقت میں خدا اور انسان) کو (451اے۔ڈی) میں بطور عیسائی عقیدہ متعارف کروایا گیا۔ "عظمت بطور باپ اور بیٹا اور روح القدس" کو اس ترتیب میں تمام چرچ میں (529اے۔ڈی) گایا جانے لگا۔ اسی طرح (669اے۔ڈی) میں تمام پادریوں کو حکم دیا گیا کہ وہ ایتھانیشین ایمان کو یاد کریں۔ بیشپ بازل نے ایتھانیشین ایمان کو 826(اے۔ڈی) میں ہر اتوار چرچ میں پڑھے جانے کو لازم وملزوم قرار دیا۔[2]

اسلامی بنیادی عقائد قرآن کریم میں یوں درج ہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ آمِنُواْ بِاللّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِيَ نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِيَ أَنزَلَ مِن قَبْلُ وَمَن يَكْفُرْ بِاللّهِ وَمَلاَئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلاَلاً بَعِيدًا۔[3]

ترجمہ: مومنو! اللہ پر اور اس کے رسول پر اور جو کتاب اس نے اپنے پیغمبر (آخر الزماں ﷺ) پر نازل کی ہے اور جو کتابیں اس سے پہلے نازل کی تھیں سب پر ایمان لاؤ۔ اور جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے پیغمبروں اور روز قیامت سے انکار کرے وہ رستہ سے بٹک کر دور جا پڑا۔[4]

عیسائیت اور اسلام کے بنیادی عقائد میں مماثلت

تصور خدا

مندرجہ بالا موجودہ عیسائیت کا عقیدہ خدا جو حضرت عیسیٰؑ کی لائی ہوئی تعلیمات میں ترامیم کرکے سینٹ پال نے تشکیل دیا مگر حضرت عیسیٰؑ کی لائی ہوئی شریعت کے باقیات ابھی بھی اناجیل اربعہ ہیں موجود ہیں۔ اگر اس کی حقیقت کو عہد نامہ عتیق اور جدید کی روشنی میں دیکھا جائے تو حقیقت عیاں ہو جاتی ہے کہ باپ کے تصور خدا کی حقیقت عہد نامہ عتیق اور عہد نامہ جدید میں اس ہستی کامل کی ہے جو واحدہ لاشریک ہے اناجیل اربعہ میں خداوند باپ کی جو صفات بیان کی گئیں ہیں وہ قرآن میں موجود اللہ رب العزت کی صفات کی تصدیق کرتی ہے۔ کہ خداوند تمام کائنات کا مالک ہے اُس کی رضا اور مرضی سے ہی تمام کائنات کے کام چلتے ہیں یعنی ہر چیز کا مالک و خالق وہی ہے ''تیری مرضی جیسی آسمان پر پوری ہوتی ہے زمین پر بھی پوری ہو''[5]۔

خداوند قادر و مطلق اور علیم و خبیر ہے وہ ہر ظاہر و باطن کو جاننے والا ہے۔ ''تو (خدا) سب کچھ کر سکتا ہے اور تیرا کوئی ارادہ ترک نہیں کر سکتا''[6]۔ خداوند ساری کائنات کا رازق ہے۔ ''ہوا کے پرندوں کو دیکھو کہ نہ بوتے ہیں نہ کاٹتے ہیں۔ نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں تو بھی تمھارا آسمانی خدا ان کو کھلاتا ہے''[7]۔ خداوند رحیم و کریم ہے۔ ''پس آؤ ہم فضل کے تخت کے پاس دلیری سے چلیں تا کہ ہم پر رحم ہو اور وہ فضل حاصل کریں جو ضرورت کے وقت ہماری مدد کرے''[8]۔ خداوند کا علم لامحدود اور لامتناہی ہے اور کسی مخلوق سے اس کے علم کا تقابل ممکن نہیں۔ ''دیکھ خدا اپنی قدرت سے بڑے بڑے کام کرتا ہے۔ کون سا استاد اس کی مانند ہے؟ کس نے اسے اس کا راستہ بتایا؟ یا کون کہہ سکتا ہے کہ تو نے ناراستی کی ہے''[9]۔ کائنات کی ہر چیز اس کی بزرگی، قدرت اور حمد و ثناء بیان کرتی ہے۔ وہ کائنات کا صرف خالق ہی نہیں بلکہ جزا و سزا کا بھی مالک ہے۔ ''ہم قادر مطلق کو پا نہیں سکتے۔ وہ قدرت اور عدل میں شاندار ہے''[10]۔ اور انکے اعمال کے مطابق ان کے ابدی ٹھکانے کا تعین کرے گا۔ ''اور انصاف کی فراوانی میں ظلم نہ کرے گا۔ اس لیئے لوگ اس سے ڈرتے ہیں''[11]۔ پس کائنات کی ہر چیز میں اس کی صفات عیاں ہیں اور وہی ازلی قدرت والا اور واحد معبود حق ہے۔ ''دیکھ وہ اپنے نور کو اپنے چوگیر و پھیلاتا ہے اور سمندر کی تہہ کو ڈھانکتا ہے۔ کیونکہ ان ہی سے وہ قوموں کا انصاف کرتا ہے اور خوراک افراط سے عطا کرتا ہے''[12]۔ اسلامی تصور خدا کو عقیدہ توحید سے منسوب کیا جاتا ہے جو اسلام کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے۔ عقیدہ توحید اللہ رب العزت کے وحدہ لاشریک ہونے پر کامل ایمان ہے۔ کہ وہ اپنے تمام اسماء اور اپنی تمام صفات میں یکیا اور بےمثل ہے اور اللہ ہی صرف عبادت کے لائق ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔ قُلْ ہُوَ اللَّهُ أَحَدٌ . اللَّهُ الصَّمَدُ . لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ . وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ[13] (کہو کہ وہ (ذات پاک جس کا نام) اللہ (ہے) ایک ہے۔ (وہ) معبود برحق بے نیاز ہے نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور کوئی اس کا ہم سر نہیں[14]) اللہ ہی تمام کائنات کا مالک اور خالق ہے۔ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ[15] (اللہ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ اور وہی ہر چیز کا نگران ہے[16]) اللہ پاک علیم و خبیر ہے انسان تو اپنے فائدے اور نقصان کی حقیقت کو بھی جاننے سے قاصر ہے اور اللہ باظاہر نظر آنے والے فائدے میں پنہاں نقصان کو اور نقصان میں پوشیدہ فائدے کو جاننے والا ہے۔ وَعَسَىٰ أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ[17] (ایک چیز تم کو بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بھلی ہو اور عجب نہیں کہ ایک چیز تم کو بھلی لگے اور وہ تمہارے لئے مضر ہو۔ اور ان باتوں کو خدا ہی بہتر جانتا ہے اور تم نہیں جانتے[18]) کائنات کی تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۔ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ[19] (سب طرح کی تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جو تمام مخلوقات

کا پروردگار ہے بڑا مہربان نہایت رحم والا انصاف کے دن کا حاکم[20])اس کے مثل کوئی شے نہیں لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ[21](اس جیسی کوئی چیز نہیں۔ اور وہ سنتا دیکھتا ہے[22])اس نے تمام مخلوقات کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ[23](اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا کہ میری عبادت کریں[24])

عقیدہ رسالت

عیسائیت میں رسول سے مراد وہ مقدس ہستیاں ہیں جن سے خدا کلام کرتا ہے۔ انھیں یہ پیغام خدا برتر کی جانب سے موصول ہوتے ہیں اور یہ ان الہامی پیغامات کو خدا کے بندوں تک پہنچاتے ہیں۔ رسول اور پادری میں فرق نمایاں ہے پادری لوگوں کے پیغامات خدا تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں۔ پاپائیت نظام کا ماننا یہ ہے کہ خدا کی ذات بہت عظیم ہونے کے ناطے فانی انسانوں کی دسترس سے باہر ہے اور ان انسانوں کو خدا سے منسلک ہونے کے لیے ایک وسیلے کی ضرورت ہے اور وہ وسیلہ پادری ہیں، لیکن ہر وہ شخص جو خدا کو باپ مانتا ہے اور ایمان رکھتا ہے کہ باپ ہر انسان کی ہلکی سی آہ سنتا ہے وہ کسی درمیانی وسیلہ کی ضرورت پر ایمان نہیں رکھتا۔ رسولوں کا نظام پاپائیت سے یک دم مختلف ہے کیونکہ رسولوں کی ضرورت کا تعلق خدا تک انسان کی عیب دار فطرت سے ہے۔ انسان اپنی تمام ضروریات کے لیے مادی دنیا پر منحصر ہونی کی وجہ سے صرف علوم حسیات تک رسائی رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ان تمام پیغامات کو جو اس دنیا سے تعلق نہیں رکھتے کو سمجھنے، جاننے میں نہ صرف دقت محسوس کرتا ہے بلکہ ان پیغامات کا خدا سے براہ راست حصول ان کے لیے ناممکن ہے۔ پس رسول وہ ہستیاں ہیں جو انسانوں کو نہ صرف خدا سے بلکہ اس کے پیغامات سے روشناس کرواتے ہیں۔ رسول محض مورخ نہیں ہوتے بلکہ ماضی کے قصص کا مقصد ان معاملات کو بیان کرنا ہوتا ہے جو خدا کی خوشنودی یا ناراضگی کا سبب بنتے ہیں۔ رسول تقویٰ، خدا ترسی اور ہمدردی کا مجموعہ ہوتا ہے۔ رسول چونکہ خدا کا پیغام انسانوں کو پہنچاتا ہے اس لیے نبی کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ خدا کے پیغام اور اپنے وقت کے لوگوں، دونوں کو مکمل جاننے والے ہوں۔ وہ الہامی کلام کو دنیاوی لوگوں کے لیے قابل فہم بناتے ہیں۔ اس لیے اس کا ان دونوں کلاموں پر عبور ہونا ضروری ہے ایسی لیے بائبل رسول کو خدا کا بندہ قرار دیتی ہے۔ رسول صرف خدا کے ساتھ چلتا ہے، خدا کے ساتھ رہتا ہے، خدا سے ہم کلام ہوتا ہے، پس رسول کی زندگی کا محور و مرکز صرف خدا کی ذات ہوتی ہے۔ اور صرف خدا کے پیغامات وصول کرتا ہے بلکہ اس کے ذمہ ان پیغامات کو لوگوں تک پہنچانا بھی شامل ہے۔ رسول کسی خاص ذات اور طبقے سے تعلق نہیں رکھتے حضرت موسیٰ علیہ السلام گلہ بان تھے، حضرت داؤد علیہ السلام چرواہے کے پیشے سے منسلک تھے۔ علم کی بنیاد پر رسالت کا منصب حاصل نہیں کیا جا سکتا اور رسول کے لیے ضروری نہیں کہ وہ بنی انسان کے لیے خدا کا نیا پیغام لائیں بلکہ رسول پہلے رسولوں کے پیغام جنھیں وقت کے ساتھ لوگوں نے بھلا دیا کی تجدید کے لیے بھی مبعوث کیے جاتے ہیں۔[25]

عہد نامہ عتیق میں ان انبیاء کرامؑ کا ذکر پایا جاتا جنکے نام قرآن پاک میں موجود ہیں جیسے ابراہیمؑ، موسیٰؑ، لوطؑ، زکریاؑ وغیرہ "ایک امیر آدمی جو عالم ارواح میں عذاب میں مبتلا تھا اور ابراہم کی منت کر رہا تھا کہ مجھے اپنے باپ کے گھر بھیج تاکہ میں اپنے بھائیوں سے کہوں کہ وہ توبہ کر لیں ابراہم نے اُس سے کہا" جب وہ موسیٰ اور نبیوں کی نہیں سنتے تو اگر کوئی مردوں میں سے زندہ ہو جائے تب بھی وہ قائل نہ ہوں گے"[26]۔

اناجیل اربعہ میں بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ بدسلوکی، مخالفت اور ستائے جانے کے حوالے سے آیات موجود ہیں "کہ تُم خوش ہونا اور جشن منانا کیونکہ آسمان پر تمہارا اجر بڑا ہے اس لیے کہ لوگوں نے پرانے زمانے کے نبیوں کو اسی طرح ستایا تھا"۔[27] انجیل

لوقا میں بھی درج ہے۔ یسوع نے فریسیوں سے کہا" پس تُم گواہ ہو کہ تُم اپنے باپ دادا کے کاموں کی پوری تائید کرتے ہو کیونکہ اُنہوں نے تو نبیوں کو قتل کیا اور تُم نبیوں کی قبریں بناتے ہو اس لیے خدا کی حکمت نے فرمایا کہ میں نبیوں اور رسولوں کو ان کے پاس بھیجوں گا وہ اُن میں سے بعض کو قتل کر ڈالیں گے اور بعض کو ستائیں گے"[28]۔

عیسائیت کی طرح اسلامی شریعت میں بھی ایمان بالرسول بنیادی عقیدہ ہے۔ دائرے اسلام میں داخل ہونے کے لئے انسان کو تمام انبیاء علیہم السلام جو کم بیش ایک لاکھ بیس ہزار انبیاء اور تین سو تیرا رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا" ایک لاکھ بیس ہزار نبی ہیں اور ان میں تین سو تیرہ رسول ہیں"[29]۔ ان تمام پر بلا تفریق ایمان لانا لازم ہے۔ انبیاء علیہم السلام تمام مخلوقات میں سے اللہ رب العزت کے اذن سے منتخب کیے گئے ہیں پس منصب رسالت و نبوت وہبی ہے یہ کسبی نہیں ہے۔ ٱللَّهُ يَصۡطَفِي مِنَ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةِ رُسُلٗا وَمِنَ ٱلنَّاسِۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعُۢ بَصِيرٞ[30] (اللہ فرشتوں مین سے پیغام پہنچانے والے منتخب کر لیتا ہے اور انسانوں میں سے بھی۔ بیشک اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے[31]) یہ تمام منتخب انبیاء معصوم اور راست باز ہیں۔ یہ اللہ پاک کے پیغام جو ان پر وحی کے ذریعے نازل کیا جاتا ہے تمام مخلوق تک نہ صرف پہنچاتے ہیں بلکہ ان پر عمل کر کے بہترین اسوہ پیش کرتے ہیں۔ قُولُوٓاْ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيۡنَا وَمَآ أُنزِلَ إِلَىٰٓ إِبۡرَٰهِـۧمَ وَإِسۡمَٰعِيلَ وَإِسۡحَٰقَ وَيَعۡقُوبَ وَٱلۡأَسۡبَاطِ وَمَآ أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَآ أُوتِيَ ٱلنَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمۡ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ أَحَدٖ مِّنۡهُمۡ وَنَحۡنُ لَهُۥ مُسۡلِمُونَ[32] (کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو (کتاب) ہم پر اتری اس پر اور جو (صحیفے) ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل ہوئے ان پر اور جو (کتابیں) موسیٰ اور عیسیٰ کو عطا ہوئیں ان پر اور جو اور پیغمبروں کو ان کے پروردگار کی طعف سے لیں ان پر (سب پر ایمان لائے) ہم ان پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (خدائے واحد) کے فرمانبردار ہیں)[33]۔

قرآن پاک میں اللہ پاک کے انبیاء کو تبلیغ دین اور لوگوں کو راہ حق کی دعوت دینے پر مختلف ایزارسانیوں اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑا یہاں تک کے حضرت ابراہیمؑ کو دھکتی ہوئی آگ میں ڈالا گیا۔ قَالُواْ حَرِّقُوهُ وَٱنصُرُوٓاْ ءَالِهَتَكُمۡ إِن كُنتُمۡ فَٰعِلِينَ[34] (تب وہ) کہنے لگے کہ اگر تمھیں (اس سے اپنے معبود کا انتقام لینا اور) کچھ کرنا ہے تو اس کو جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو[35]۔

ملائکہ

عیسائیت میں عقیدہ ملائکہ موجود ہے اور فرشتہ سے مراد پیغمبر ہے یعنی پیغام رساں لیکن بائبل میں فرشتے کو مختلف ناموں سے منسوب کیا گیا ہے جیسے خدا کے میزبان، مقدس ہستی، خدا کے بیٹے، نگہبان، شہزادے، طاقت اور خدا کا لشکر۔ فرشتے خدا کی مخلوق ہیں۔[36] "اسی میں سب چیزیں پیدا کی گئیں۔ آسمان کی ہوں یا زمین کی۔ دیکھی ہوں یا ان دیکھی"[37]۔ فرشتے روحانی مخلوق ہیں، یہ تعداد میں بیشمار ہیں، ان کی شادیاں نہیں ہوتی، یہ انسانوں کی طرح جسمانی و مادی وجود نہیں رکھتے لیکن خداوند کے حکم پر جسمانی وجود اختیار کر لیتے ہیں۔ وہ تمام فرشتے جو خداوند کے حضور اس کے تمام احکامات کی تکمیل کے لیئے سربسجود رہتے ہیں، اس کے پیغامات پہنچاتے ہیں، اس کی مخلوق کی حفاظت کرتے ہیں نیک اور اچھے فرشتے ہیں۔[38]

اسلامی عقیدے کے مطابق فرشتوں پر ایمان لانا بنیادی عقائد میں شامل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمَن يَكۡفُرۡ بِٱللَّهِ وَمَلَٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأٓخِرِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلَٰلَۢا بَعِيدًا[39] (اور جو شخص اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے پیغمبروں اور روز

قیامت سے انکار کرے، وہ رستے سے بھٹک کر دور جا پڑا)[40]۔ فرشتے اللہ پاک کی نوری مخلوق ہیں: عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ۔ (اور اللہ تعالیٰ) نے فرشتوں کو نور سے پیدا کیا، جنوں کو آگ کے شعلہ سے)[41]۔ لیکن اللہ پاک کے حکم سے وہ انسانی شکل وصورت اختیار کر سکتے ہیں بنی کریمؐ نے ارشاد فرمایا: کبھی کبھار فرشتہ انسانی شکل میں آکر مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے اور میں اس کی باتیں یاد کر لیتا ہوں[42]۔ ان کی تعداد کا تعین ممکن نہیں ارشاد نبی کریمؐ ہے: بیت معمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور وہ پھر دوبارہ نہیں آپاتے[43]۔ یہ تمام اللہ پاک کی فرمانبرداری میں شب و روز مشغول ہیں اللہ پاک نے انھیں مختلف ذمہ داریاں عنایت کی ہیں جنھیں وہ بغیر کسی سرکشی اور حکم عدولی کے سرانجام دیتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ[44] اور فرشتے اس کے کناروں پر (اتر آئیں گے) اور تمھارے پروردگار کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اٹھائے ہوں گے[45]۔

قیامت

یسوع مسیح کے اس دنیا میں آمد کی بہت سی نشانیاں بتائی گئی ہیں۔ جھوٹے مسیح کی آمد ہوگی: "اس وقت اگر تم سے کوئی کہے کہ دیکھو مسیح یہاں ہیں یا وہاں ہیں تو یقین نہ کرنا۔ کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائینگے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں"[46]۔ جنگ یا جنگ کی افواہیں عام ہوں گی، قدرتی آفات، ظلم و ستم عام ہوں گے: "اور تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے۔ خبردار گھبرا نہ جانا! کیونکہ ان باتوں کا واقعہ ہونا ضرور ہے"[47]۔ خدا کا انکار اور بنی اسرائیل کا دوبارہ اکھٹے اور متحد ہونا۔ اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ یسوع مسیحا اپنے جسمانی وجود کے ساتھ سب کے سامنے عظیم الشان طریقے سے اچانک ظاہر ہوں گے۔ ان کی دوبارہ آمد کے مقاصد میں سب سے بنیادی مقصد تمام انسانی اور جناتی شیطانی قوتوں کا خاتمہ ہے۔[48]

آقا دو جہاں نے قرب قیامت کی بہت سی نشانیاں بتائیں ہیں جو متی میں درج آثار قیامت سے مماثلت رکھتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو عظیم جماعتیں جنگ نہ کریں گی- ان دونوں جاعتوں میں بڑی خون ریزی ہوگی۔ حالانکہ دونوں کا دعوی ایک ہی ہوگا اور یہاں تک کے جھوٹے دجال بھیجے جائیں گے۔ تقریبا تیس دجال۔ ان میں سے ہر ایک دعوی کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور یہاں تک کے علم اٹھا لیا جائے گا اور زلزلوں کی کثرت ہو گیا ور زمانہ قریب ہو جائے گا اور فتنے ظاہر ہو جائیں گے اور ہرج بڑھ جائے گا اور ہرج کا مطلب قتل ہے"[49]۔ ظہور حضرت مسیحؑ اور دجال کا خاتمہ مسیحؑ کے ہاتھوں ہو گا۔ بنی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "جس وقت مسلمان لڑائی کیلئے مستعد ہو کر صفیں باندھتے ہوں گے نماز کی تیاری ہو گی اس وقت حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ اتریں گے ار امام بن کر نماز پڑھائیں گے پھر جب اللہ کا دشمن دجال حضرت عیسیٰؑ کو دیکھے گا تو اس طرح (ڈر سے) گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور عیسیٰؑ اس کو یونہی چھوڑ دیں تب بھی وہ خود بخود گھل کر ہلاک ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ اس کو قتل کرے گا۔ حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھوں پر اور اسکا خون لوگوں کو دکھلائے گا عیسیٰؑ کی برچھی میں"[50]۔

عدم مماثلت

تصور خدا

دور جدید میں عیسائی مذہب کے عقائد کی پوری عمارت عقیدہ تثلیث پر ہے یا الفاظ دیگر یہ کرائسٹ سینٹر ہے اور اگر اس میں سے حضرت عیسی علیہ السلام کے تصور خدا کو نکال دیا جائے تو عیسائیت اپنی شناخت بر قرار نہ رکھ سکے گی۔ عیسائیت کے مطابق انسان کے خدا کی فطرت اور اس کی خصوصیات کو سمجھنے کا واحد ذریعہ عقیدہ تثلیث ہے جو نہ صرف انسان کا خدا کے ساتھ تعلق استوار کرتا ہے بلکہ انسان کا انسان کے ساتھ تعلق بھی مضبوط کرتا ہے۔ پس بائبل میں خدا کی اس دنیا میں آمد کا مقصد ایک تو اپنے آپ کو بنی نوع انسان سے متعارف کروانا ہے اور دوسری طرف انھیں گناہوں سے پاک کرنا ہے۔ بائبل میں درج تمام قصص خدا کی ایک حکم اس کی حکمت عملی کو ظاہر کرتا ہے۔ جس کی انتہا خدا کا خود اس دنیا میں انسانی روپ میں ظاہر ہونا ہے۔ اس پس منظر میں عقیدہ تثلیث ایک تحریک ہے جس کا مرکزی نقطہ حضرت عیسی کا دائمی تصور خدا ہے جس سے انسان نجات پاتا ہے۔[51]

عیسائیت کے تصور خدا کو عقیدہ تثلیث کہا جاتا ہے یہ عقیدہ نقیہ کی کونسل سے عیسائیت کی بنیادی عقیدے کے طور پر منظور کیا گیا۔ اس عقیدے کے مطابق خدا کی ہستی تین اقانیم کا مجموعہ ہے جو مساوی درجہ کے حامل ہوتے ہیں باپ، بیٹا اور روح القدس۔ عیسائیت میں باپ کو خدا کی ذات کے مترادف مانا جاتا ہے، بیٹے سے مراد خدا کی صفت کلام ہے جبکہ روح القدس باپ اور بیٹے کی صفات محبت اور حیات ہے۔ یہ تینوں اقانیم عیسائی عقیدے کے مطابق بیک وقت خود مختار ہوتے ہوئے ایک ہی خدا کو ظاہر کرتے ہیں۔ پس عیسائی تین اقانیم کی متحد الوہیت کو واحد خدا کی صورت میں قبول کرتے ہیں۔[52]

اسلام میں اللہ رب العزت کیساتھ کسی کو اس کی ذات، اسماء اور صفات میں شامل کرنا شرک ہے جو گناہ کبیرہ ہے اسلام شرک کو مکمل رد کرتا ہے جس میں عیسائیوں کا عقیدہ تثلیث شامل ہے۔ جس میں یسوع مسیح کا خدا کا بیٹا ہونا اور روح القدس کا اقانیم ثلاثہ میں خدائی کا دعویدار ہونا شامل ہے۔ قرآن میں اللہ پاک فرماتے ہیں۔ قُلۡ هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ. اللَّهُ الصَّمَدُ . لَمۡ يَلِدۡ وَلَمۡ يُولَدۡ . وَلَمۡ يَكُن لَّهُۥ كُفُوًا أَحَد[53]" کہو کہ وہ (ذات پاک جس کا نام) اللہ (ہے) ایک ہے۔ (وہ) معبود برحق بے نیاز ہے نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کس کا بیٹا اور کوئی اس کا ہم سر نہیں"[54]۔

عقیدہ کفارہ

عیسائی عقیدہ کفارہ بھی عقیدہ تثلیث سے منسلک ہونے کے ناطے اسلام کے ذریعہ نجات سے مماثلت نہیں رکھتا۔ عیسائیت کے مطابق یہ مذہب ان کے لیے مخصوص ہیں جو قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے ہوں، جو مختلف روحانی بیماریوں میں مبتلا ہوں لیکن وہ توبہ کے خواہاں ہوں یہ مذہب ان لوگوں کی سمجھ سے باہر ہے جو نیکی اور نیک کاموں کے ذریعہ راہ نجات پانا چاہتے ہوں کیونکہ عیسائیت میں صرف اچھے اعمال کے ذریعہ خدا اور انسان کے درمیان فاصلے کو کم نہیں کیا جاسکتا اسی لیے کفارے کی قیمت خدا کے بیٹے نے ادا کی۔ جیسے مسیح علیہ السلام کہتے ہیں "راہ اور حق اور زندگی میں ہوں کوئی میرے وسیلے کے بغیر کوئی باپ کے پاس نہیں آتا"[55]۔ بائبل میں درج ہے کہ کیسے انسان سے گناہ سرزد ہوا اور کس طرح وہ اپنے مقام عظمت سے محروم ہو گیا یہی وجہ ہے کہ جب انسان اپنے اعمال کی وجہ سے خدا کے قرب سے دور ہوا اور پیدائشی گناہ گار ٹھہرا تو خدا کو اپنے بیٹے کی قربانی دے کر بنی نوع انسان کے لیے کفارہ بنا دیا۔ یسوع مسیح نے صلیب پر جان دے کر تمام بنی آدم کے گناہ کو چھپالیا ہے ان کے نجات کا موجب بن گئے ہیں۔[56]

عیسائی عقیدہ کفارہ کے برعکس اسلام میں تمام بنی آدم پیدائشی گناہ گار نہیں کیونکہ اول حضرت آدمؑ سے کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا اور

آپؑ نے اپنی لغزش کی اللہ پاک سے توبہ کی جو آپؑ کے حق میں مقبول ہوگئی دوسرا اسلامی شریعت کے مطابق گناہ موروثی نہیں ہے کوئی انسان دوسرے انسان کے گناہ کا جواب دہ ہے نہ اولاد اور نہ ہی ماں باپ۔ بلکہ قرآن پاک میں ہے کہ اگر انسان نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی تو وہ اسے دیکھ لے گا اور اگر ذرہ برابر برائی کی ہو گی تو وہ اسے دیکھ لے گا۔ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ[57]"تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہو گی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا"[58]۔

اسلام میں نجات کا واحد ذریعہ شریعت محمدیﷺ پر اخلاص سے عمل پیرا ہونے پر ہے بصورت دیگر صرف مسلمان گھرانے میں پیدا ہونا اس کی آخرت کی کامیابی کی ضامن نہیں۔ قرآن پاک میں اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ[59]"جو لوگ مسلمان ہیں یا یہودی یا عیسائی یا ستارہ پرست (یعنی کوئی شخص کسی قوم و مذہب کا ہو) جو خدا اور روز قیامت پر ایمان لائے گا، اور نیک عمل کرے گا، تو ایسے لوگوں کو ان (کے اعمال) کا صلہ خدا کے ہاں ملے گا اور (قیامت کے دن) ان کو نہ کسی طرح کا خوف ہو گا اور نہ وہ غم ناک ہوں گے"[60]۔

حلول و تجسم

عیسائی عقیدے کے مطابق حلول و تجسم کے معنی ہے کہ خدا اپنی خدائی صفات بر قرار رکھتے ہوئے انسان کے وجود میں ظاہر ہو گیا یعنی خدا مجسم ہو کر حضرت عیسیٰؑ کے روپ میں اس دنیا میں آگیا اسی سلسلہ میں یوحنا میں بیان کیا گیا ہے :"ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا تھا یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا"[61]۔ اسلام عقیدہ حلول و تجسم کا رد کرتا ہے یہ اللہ پاک کی صفات میں شرک ہے اور دین محمدیﷺ کے مطابق قرآن اللہ پاک کا کلام ہے جو بذریعہ وحی نبی کریمﷺ پر نازل ہوا۔[62]

عقیدہ حیات ثانیہ

عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ سولی دیئے جانے کے تیسرے ہی دن دوبارہ زندہ ہو گئے تھے: "وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ اپنے کہنے کے مطابق جی اٹھا ہے اور یہ جگہ دیکھو جہاں خداوند پڑا تھا۔ اور جلد جا کر اُس کے شاگردوں سے کہو کہ وہ مردوں میں سے جی اُٹھا ہے اور دیکھو وہ تم سے پہلے گلیل کو جاتا ہے وہاں تم اس کو دیکھو گے"[63]۔

اسلام حضرت عیسیٰؑ کے سولی پر چڑھائے جانے کا رد کرتا ہے کیونکہ اللہ پاک نے اپنی قدرت سے حضرت عیسیٰؑ کو زندہ آسمان پر اٹھالیا ہے۔ قرآن پاک میں ہے:وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰـكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِىْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۢ ۙ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا[64]" اور یہ کہنے کے سبب کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح کو جو اللہ کے پیغمبر (کہلاتے) تھے قتل کر دیا ہے (اللہ نے ان کو ملعون کر دیا) اور انہوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا اور نہ انہیں سولی پر چڑھایا بلکہ ان کو ان کی سی صورت معلوم ہوئی۔ اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں ان کے حال سے شک مین پڑے ہوئے ہیں۔ پیروی ء ظن کے سوا ان کو اس کا مطلق علم نہیں۔ اور انہوں نے عیسیٰ کو یقینا قتل نہیں کیا۔ بلکہ للہ نے ان کو اپنی طرف اٹھالیا۔ اور اللہ غالب (اور) حکمت والا ہے [65]۔

اسلامی عقیدے کے مطابق حضرت عیسیٰؑ دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گیں ان کی حیثیت ایک عادل حاکم کی ہو گی وہ نبی کریم

ﷺ کے امتی کی حیثیت سے تشریف لائیں گیں وہ صلیب کو توڑ دیں گیں، سور کو مار ڈالیں گیں اور جزیہ موقوف کر دیں گیں بخاری شریف میں ہے: "رسول کریم ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، وہ زمانہ قریب ہے کہ عیسیٰ ابن مریمؑ تمھارے درمیان ایک عادل حاکم کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ وہ صلیب کو توڑ دیں گے، سور کو مار ڈالیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے"[66]۔

عقیدہ رسالت

عیسائیت کے مطابق یہ بھی ایک بڑی غلط فہمی ہے کہ یسوع مسیح کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ یہ درست ہے کہ عہد نامہ قدیم کے تمام انبیاء علیہم السلام نے یسوع مسیح کی آمد کی خوشخبری دی اور یسوع مسیح نے نبوت کا راز اپنے رسولوں کو دیا۔ ان رسولوں کے نام کتاب ایکٹ میں درج ہیں جو حواریانہ کلیسا کے استاد کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں جن کے نام سینٹ پال نے اپیے منسٹرز میں درج کیے ہیں اور مبلغین کے کامل ایمان کو جو انھیں حاصل ہوا کو سینٹ پال رسولوں کے لیے پیمانہ اور پیش گوئی قرار دیتے ہیں۔[67] انجیل متی میں رسول کا لفظ ان کے بارہ شاگروں کے لیے استعمال کیا گیا ہے کیونکہ حضرت مسیحؑ کے بعد اُن کا پیغام ان کے شاگردوں نے ہی آگے بڑھایا جیسا کہ ذکر کیا گیا ہے کہ: "اور بارہ رسولوں کے نام یہ ہیں پہلا شمعون جو پطرس کہلاتا ہے اور پھر اُس کا بھائی اندریاس۔ زبدی کا بیٹا یعقوب اور اُس کا بھائی یوحنا۔ فلپس اور برتلمائی۔ توما اور متی محصول لینے والا۔ حلفی کا بیٹا یعقوب اور تدی۔ شمعون قنانی اور یہوداا سکریوتی جس نے اُسے پکڑوایا تھا۔ ان بارہ کو یسوع نے بھیجا اور ان کو حکم دے کر کہا"[68]۔

عیسائیت میں جہاں حضرت عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا مانا جاتا ہے اسلام ان کے رسول برحق ہونے کا اقرار کرتا ہے ان کی معجزاتی پیدائش کیساتھ ساتھ ان کی والدہ مریم کی پاک دامنی بیان کرتا ہے۔ اور ان پر نازل شدہ کتاب کو انجیل کے نام سے منسوب کرتا ہے۔ يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ لَا تَغۡلُواْ فِي دِينِكُمۡ وَلَا تَقُولُواْ عَلَى ٱللَّهِ إِلَّا ٱلۡحَقَّۚ إِنَّمَا ٱلۡمَسِيحُ عِيسَى ٱبۡنُ مَرۡيَمَ رَسُولُ ٱللَّهِ وَكَلِمَتُهُۥٓ أَلۡقَىٰهَآ إِلَىٰ مَرۡيَمَ وَرُوحٞ مِّنۡهُۖ فَـَٔامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦۖ وَلَا تَقُولُواْ ثَلَٰثَةٌۚ ٱنتَهُواْ خَيۡرٗا لَّكُمۡۚ إِنَّمَا ٱللَّهُ إِلَٰهٞ وَٰحِدٞۖ سُبۡحَٰنَهُۥٓ أَن يَكُونَ لَهُۥ وَلَدٞۘ لَّهُۥ مَا فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِي ٱلۡأَرۡضِۗ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ وَكِيلٗا [69]"اے اہل کتاب اپنے دین (کی بات) میں حد سے نہ بڑھو اور اللہ کے بارے میں حق بات کے سوا کچھ نہ کہو، مسیح (یعنی) مریم کے بیٹے عیسیٰ (نہ خدا کے بیٹے بلکہ) اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ (بشارت) تھے، جو اس نے مریم کی طرف بھیجا تھا اور وہ اس کی طرف سے ایک روح ہے، تو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور (یہ) نہ کہو کہ (کہ خدا) تین (ہیں اس اعتقاد سے) باز آؤ، کہ یہ تمھارے حق میں بہتر ہے اللہ ہی معبود واحد ہے۔ اور اس سے پاک ہے کہ اس کے اولاد ہو۔ جو آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے، سب اسی کا ہے اور اللہ ہی کارساز کافی ہے"[70]۔ قرآن بائبل میں درج حضرت عیسیٰؑ کے شاگردوں کو رسول نہیں بلکہ ان کے مددگار کہتا ہے۔ جب حضرت عیسیٰؑ نے اپنی قوم سے سوال کیا: مَنۡ أَنصَارِيٓ إِلَى ٱللَّهِ [71] اللہ کی راہ میں کون لوگ میرے مددگار ہیں[72] جواب میں ان کے حواریوں نے کہا نَحۡنُ أَنصَارُ ٱللَّهِ [73] ہم اللہ کے کام میں مددگار ہیں[74]۔

اسلامی شریعت میں عقیدہ رسالت اس وقت تک درست اور کامل نہیں ہو سکتا جب تک نبی کریم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت پر آخری شریعت ہونے پر ایمان نہ یہ لایا جائے: مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٖ مِّن رِّجَالِكُمۡ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّـۧنَۗ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَيۡءٍ عَلِيمٗا [75]"محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں، بلکہ اللہ کر پیغمبر اور نبیوں (کی

نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے ہیں) اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے"[76]۔

بائبل پر ایمان

بائبل لاطینی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہے کتاب۔ عیسائی عقیدے کے مطابق بائبل خدا کا واحد سچا کلام ہے۔ بائبل دیکھنے میں ایک کتاب معلوم ہوتی ہے جبکہ یہ 66 کتابوں کی لائبریری ہے جس میں 39 کتابیں عہد نامہ قدیم کی ہیں اور 27 کتابیں عہد نامہ جدید کی ہیں۔ لوقا کے مطابق عبرانی عہد نامہ قدیم کو مزید تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

1-دی لا: پیدائش، خروج، احبار، گنتی، استثناء

2-کتب انبیاء: یشوع، قضاۃ، روت، 2، 1 سموئیل، 2، 1 سلاطین، یسعیاہ، یرمیاہ، نوحہ، حزقی ایل، ہوسیع، یوایل، عاموس، عبدیاہ، یونس، میکاہ، ناحوم، حبقوق، حجی، حجی، زکریاہ، ملاکی

3-دی رائٹنگز: زبور، امثال، ایوب، غزل الغزلات، واعظ، ایستر، دانیال، عزرا، نحمیاہ، 2، 1 تواریخ

جبکہ انگریزی زبان میں درج عہد نامہ قدیم کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

1-لاء: پیدائش، خروج، احبار، گنتی، استثناء

2-ہسٹری:: یشوع، قضاۃ، روت، 2، 1 سموئیل، 2، 1 سلاطین، 2، 1 تواریخ، عزرا، نحمیاہ، ایستر

3-پواٹری: ایوب، : زبور، ، امثال، واعظ، غزل الغزلات

4-میجر پروفیٹ: ، یسعیاہ، یرمیاہ، نوحہ، حزقی ایل، دانیال

5-مائنر پروفیٹ: ، ہوسیع، یوایل، عاموس، عبدیاہ، یونس، میکاہ، ناحوم، حبقوق، حجی، حجی، زکریاہ، ملاکی

عہد نامہ جدید مندرجہ ذیل کتابوں پر مشتمل ہے:

1-دی گوسپل: متی، مرقس، لوقا، یوحنا،

2-دی ایکٹ اف اپوسٹل،

3-دی اپسٹلز: رومیوں، 2، 1 کرنتھیوں، گلتیوں، افسیوں، فلپیوں، کلیسوں، تھسلنیکوں، ، ططس، فلیمون، عبرانیوں، 2، 1 پطرس، یوحنا 1، 2، 3، یہوداہ

4-دی بک اف ریویلیشن

عیسائی عقیدے کے مطابق بائبل خدا کا کلام ہے جیسے لکھنے کیلئے خدا نے خاص لوگوں کا انتخاب کیا جن سے روح القدس کی رہنمائی اور حفاظت میں بائبل کے ایک ایک لفظ لکھوایا گیا تاکہ کلام خدا ہر طرح کی غلطی سے محفوظ اور پاک رہے۔[77] آسمان اور زمین ٹل جائینگے مگر میری باتیں نہ ٹلینگی[78]۔ پس عیسائی عقیدے کے مطابق عبرانی اور یونانی بائبل کی حفاظت کا ذمہ خود خدا نے لیا ہے تاکہ ہر اس کے ماننے والوں کی آنے والی نسلوں کی رہنمائی اور ھدایے کے کیے اس کا کلام موجود و محفوظ ہے۔ "حق کے ذریعہ اُنہیں مخصوص کر دے تیرا کلام حق ہے[79]۔

پس عیسائی عقیدے کے مطابق بائبل میں موجود 66 کتابیں تمام عیسائی عقائد اور عمل کے لیے واحد اور آخری آتھورٹی ہے۔ اور اس

کلام کے نزول کا واحد مقصد اپنے بیٹے کے ذریعے بنی انسان کے گناہوں کا کفارہ ادا کرنا ہے: جو کلام تو نے مجھے پہنچایا وہ میں نے ان کو پہنچا دیا اور انہوں نے اس کو قبول کیا اور سچ جان لیا کہ میں تیری طرف نکلا ہوں اور وہ ایمان لائے کہ تو ہی نے مجھے بھیجا ہے[80]۔

عیسائیت کے برعکس اسلام اناجیل اربعہ کے بجائے صرف انجیل، جو وحی کے ذریعے حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی، کے الہامی ہونے کی گواہی دیتا ہے۔ وَءَاتَيْنَٰهُ ٱلْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًى وَنُورٌ وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ[81] (اور ان کو انجیل عنایت کی جس میں ہدایت اور نور ہے اور تورات کی جو اس سے پہلی (کتاب) ہے تصدیق کرتی ہے اور پرہیزگاروں کو راہ بتاتی اور نصیحت کرتی ہے)[82] اور موجودہ اناجیل اربعہ کو قرآن جو مختلف کتب کا مجموعہ ہیں الہامی کتاب میں انسانی سعی اور مداخلت قرار دیتا ہے جس کے نتیجے میں الہامی کتاب میں نہ صرف انسانی خیالات داخل ہوئے بلکہ انہوں نے الہامی کلام میں ترامیم کرڈالی۔ قرآن پاک ان ترامیم کو اس طرح بیان کرتا ہے:

وَإِذْ قَالَ ٱللَّهُ يَٰعِيسَى ٱبْنَ مَرْيَمَ ءَأَنتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ ٱتَّخِذُونِى وَأُمِّىَ إِلَٰهَيْنِ مِن دُونِ ٱللَّهِ ۖ قَالَ سُبْحَٰنَكَ مَا يَكُونُ لِىٓ أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِى بِحَقٍّ ۚ إِن كُنتُ قُلْتُهُۥ فَقَدْ عَلِمْتَهُۥ ۚ تَعْلَمُ مَا فِى نَفْسِى وَلَآ أَعْلَمُ مَا فِى نَفْسِكَ ۚ إِنَّكَ أَنتَ عَلَّٰمُ ٱلْغُيُوبِ[83] (اور (اس وقت کو بھی یاد رکھو) جب خدا فرمائے گا کہ اے عیسیٰ بن مریم! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری والدہ کو معبود مقرر کرو؟ وہ کہیں گے کہ تو پاک ہے مجھے کب شایاں تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کا مجھے کچھ حق نہیں اگر میں نے ایسا کہا ہو گا تو تجھ کو معلوم ہو گا (کیونکہ) جو بات میرے دل میں ہے تو اسے جانتا ہے اور جو تیرے ضمیر میں ہے اسے میں نہیں جانتا بے شک تو علاّم الغیوب ہے)[84]۔

اسلامی عقیدے کے مطابق قران پاک اللہ پاک کی آخری کتاب ہے جو نبی آخر الزمان ﷺ پر رہتی دنیا کے لیے نازل ہوئی۔ یہ اللہ پاک کا کلام ہے اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ پاک نے خود لی ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ[85] (بیشک یہ (کتاب) نصیحت ہمیں نے اتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں)[86]۔

ملائکہ

بائبل کے مطابق فرشتے اچھے اور برے ہیں۔ وہ فرشتے جنھیں بھی خداوند نے نیک بنایا لیکن وہ اپنی سرکشی کی وجہ سے اس مقام سے محروم کر دیئے گئے ناکام اور بدکار فرشتے کہلائے ان میں سے کچھ تو قید ہیں اور کچھ آزاد زندگی گزار رہے ہیں۔ عیسائی عقیدے کے مطابق ابلیس بھی فرشتے ہے جیسے اس کی سرکشی نے خداوند کے در سے راندا گیا[87] اس پر ابلیس اسے چھوڑ کر چلا گیا اور فرشتے آکر اُس کی خدمت کرنے لگے[88] عقیدہ اسلام کے مطابق فرشتے اللہ پاک کی نافرمانی نہیں کرتے وہ ہر وقت حکم خداوندی کی تکمیل میں مصروف رہتے ہیں اوو اسلامی عقیدے کے مطابق ابلیس فرشتہ نہیں جن ہے جس نے اللہ پاک کی حکم عدولی کرتے ہوئے حضرت آدمؑ کو سجدے سے انکار کیا اور اپنے اس عمل کی وجہ سے ملعون ٹھہرا۔

قیامت

بائبل میں قیامت کے دن کے بیان سے پہلے آمد قیامت کی نشانیاں بتائی گئی ہیں۔ یسوع مسیح کی ایک ہزار سال کی بادشاہی، سفید تخت پر بیٹھ کر اعمال کا حساب کتاب اور سینٹس کو انعامات اکرام سے نوازنا۔ یسوح مسیح اس دنیا پر ایک ہزار سال حکومت کریں گیں۔ اس سو سالہ حکومت کے بعد شیاطین کچھ دہر کے لیئے آزاد ہوں گے کہ وہ بنی انسان کو دوبارہ دھوکہ دیں لیکن ان تمام شیاطین کو شکست ہو گی اور سفید تخت پر

ان کی قسمت کا فیصلہ ہو گا اور وہ ہمیشہ کے لیئے جہنم کی آگ میں ڈال دیئے جائیں گے۔ یہ زمیں اور آسمان تباہ ہو جائیں گے۔ اور پھر ہیشگی کی زندگی کا آغاز ہو گا جہاں یسوع مسیح کی عظمت اور محبت کے ساتھ ان کے ماننے والے ان کے ساتھ رہیں گے۔[89] عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ صرف وہ لوگ جو تثلیث، کفارہ اور حلول و تجسیم کو مانتے ہیں، بپتسمہ لیتے ہیں وہ جنت میں جائیں گے باقی لوگوں کا ٹھکانا جہنم ہے "اُس سے ڈرو جو جسم اور جان دونوں کو جہنم میں ہلاک کر سکتا ہے[90]۔

دوزخ وہ مقام ہے جس سے بدتر کوئی نہیں گناہوں کے ارتکاب کی وجہ سے انسان اس مقام میں ابد الاباد تک ایسے عذاب میں گرفتار رہے گا جس سے بدتر کوئی عذاب نہیں ہو سکتا۔ بہشت ایسا مقام ہے جو طرح طرح کی خوبیوں سے مالا مال ہے اور اس مقام کے لائق انسان وہاں ابد الاباد تک عیش و عشرت کے ساتھ زندگی گزارے گا۔[91]

احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی دوبارہ آمد کے بعد اس دنیا میں حکومت چالیس برس کی ہو گی۔ اور آپ ازدواجی زندگی بھی بسر کریں گے۔ اس کے بعد آپؑ انتقال فرمائیں گیں اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھوانے کے بعد انھیں نبی کریم ﷺ کے پہلو میں تدفین کریں گے۔ حضرت عیسیٰؑ اس دنیا میں دوبارہ آمد پر بنی کریم ﷺ کے امتی کی حیثیت سے دیں اسلام کی تبلیغ کریں گیں اور ان پر یہود و نصاری ایمان لائیں گے۔[92]

اسلام میں آخرت کی کامیابی اور نجات کا واحد ذریعہ شریعت محمدی ﷺ پر عمل پیرا ہونے میں مضمر ہے۔ بنی کریم ﷺ کی آمد سے پہلے جو الہامی مذاہب (یہودیت اور عیسائیت) پر عمل پیرا رہے وہ بھی جنت میں جائیں گے۔ جنت انعام و اکرام کا مقام اور جہنم تکلیف و عذاب کا ٹھکانا ہے اور یہ دونوں مقامات میں سے انسان کا ابدی ٹھکانا اس کے اعمال کی بنیاد پر ہو گا اگر انسان حکم ربی کے مطابق زندگی گزار تار ہا تو وہ اہل جنت میں شامل ہو جائے گا اور اگر حکم خداوندی کی نافرمانی کرتا رہا تو جہنم اس کا مقدر بن جائے گا۔

نتائج بحث

مندرجہ بالا تحقیق سے یہ بات روشن ہو جاتی ہے کہ الہامی مذاہب توحید، فرشتوں، آسمانی کتب، رسولوں اور یوم آخرت پر ایمان لانے کا درس دیتے ہیں۔ عیسائیت اور اسلام بھی الہامی مذاہب ہونے کی حیثیت سے ان تمام ایمانیات میں مشترک ہیں لیکن سینٹ پال کی عیسائیت میں ترامیم کی وجہ سے عیسائیت نہ صرف مشرک مذاہب کی فہرست میں شامل ہو گیا بلکہ موجودہ دور کی عیسائیت میں کفارہ، حلول و تجسیم جیسے عقائد بھی داخل ہو گئے جو اپنی اساس میں دین اسلام کے عقائد سے غیر مماثل و متضاد ہیں۔

حوالہ جات

[1] زبیدہ عزیز "اسلامی عقائد" اسلام آباد، الھدیٰ پبلی کیشنز، 2012ء، ص3

[2]Hugh H. Stannus, History of the Origin of the Doctrine of Trinity in the Christian Church London, Christian Life Publishing Company, 1882, pp. vii-viii

[3]سورہ النساء4:136

[4]مولانا حافظ محمد عادل و لیجہ مظاہری (مرتب)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد1، لاہور، احمد عثمان پرنٹرز، 2017، ص236

5 متی10:6[5]

6 ایوب2:42

7 متی26:٦

8 عبرانیوں16:6

9 ایوب22:36-23

10 ایوب23:37

11 ایوب23:37-24

12 ایوب30:36-31

13 سورہ اخلاص112:1-4

14 مولانا حافظ محمد عادل ولیجہ مظاہری (مرتب)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد3، لاہور، احمد عثمان پرنٹرز، 2017، ص1447

15 سورہ الزمر39:62

16 مولانا حافظ محمد عادل ولیجہ مظاہری (مرتب)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، ص1113

17 سورہ البقرہ2:216

18 مولانا حافظ محمد عادل ولیجہ مظاہری (مرتب)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، ص77

19 سورہ الفاتحہ1:1-3

20 مولانا حافظ محمد عادل ولیجہ مظاہری (مرتب)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، ص2

21 سورہ الشوریٰ42:11

22 مولانا حافظ محمد عادل ولیجہ مظاہری (مرتب)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، ص1157

23 سورہ الذریات51:56

24 مولانا حافظ محمد عادل ولیجہ مظاہری (مرتب)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، ص1252

25 A.V.G. Allen and F.W. Farra, The Prophet of the Christian Faith, MacMillan &Co., LTD, London, 1986, pp.3-13

26 لوقا16:31

27 متی5:12

28 لوقا11:48-49

29 ابو بکر جابر الجزائری (مصنف)، مولانا محمد رفیق الاثری (مترجم)، منہاج المسلم، دار السلام، لاہور، سن ندار، ص73

30 سورہ الحج22:75

31 مولانا حافظ محمد عادل ولیجہ مظاہری (مرتب)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، ص715

32 سورہ البقرہ2:136

33 مولانا حافظ محمد عادل ولیجہ مظاہری (مرتب)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، ص47

34 سورہ انبیاء21:68

[35] مولانا حافظ محمد عادل ولیجہ مظاہری (مرتب)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد2، ص782

[36]Dr. Willis C. Newman, Christian Foundation: Basic Teachings, Newman International, USA, 2008, pp.64-67

[37]کلسیوں 16:1

[38]Dr. Willis C. Newman, Christian Foundation: Basic Teachings, pp.64-67

[39] سورہ النساء 136:4

[40] مولانا حافظ محمد عادل ولیجہ مظاہری (مرتب)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد1، ص236

[41] محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری، مولانا عابد الرحمن دھلوی (مترجم)، مشکوٰۃ الشریف، ج سوم، باب بدا الخلق وذکر الانبیاء علیھم السلام، ملائکہ جنات اور انسان کا جوہر تخلیق، حدیث نمبر 5456، ص117

[42] ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، مولانا محمد داؤد دراز (مترجم)، صحیح بخاری، جلد اول، کتاب الوحی، باب کیف کان بدہ الوحی الی رسول اللہ، حدیث 2، مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، دہلی، 2004، ص153

[43]محمد بن عبد اللہ الخطیب العمری، مولانا عابد الرحمن دھلوی (مترجم)، مشکوٰۃ الشریف، ج سوم، باب فی المعراج، حدیث نمبر 5612، ص نمبر 174

[44] سورہ الحاقۃ 17:69

[45] مولانا حافظ محمد عادل ولیجہ مظاہری (مرتب)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد3، ص1358-1359

[46] متی 24:23-24

[47] متی 6:24

[48]Dr. Willis C. Newman, Christian Foundation: Basic Teachings, pp. 132-136

[49] ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، مولانا محمد داؤد دراز (مترجم)، صحیح بخاری، جلد ہشتم، کتاب الفتن، باب 25، حدیث نمبر 7121، ص۔364

[50]امام مسلم، ابو الحسین مسلم بن الحجاج القشیری، مولانا وحید زمان (مترجم)، صحیح مسلم مع مختصر شرح نووی، باب فی فتح قسطنطینیہ وخروج الدجال انزول عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام، محمد سرور عاصم، 2009لاہور، حدیث نمبر 7278

[51] Isaac Boaheng, The Doctrine of Trinity and its Implications for Contemporary African, All National University Journalsof Applied Thought (ANUJAT), Vol. 8, No.2, May, 2021, pp.71-72

[52] پول سی جونگ، یوریںڈر رحمان کرِسٹی، (مترجم) رسولوں کے عقیدہ کا ایمان مسیح کے بنیادی اُصول" حافظہ پبلشنگ ھاؤس، ص18

[53] سورہ الخلاص 112:1-4

[54] مولانا حافظ محمد عادل ولیجہ مظاہری (مرتب)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد3، ص1447

[55] یوحنا 6:14

[56] Christopher D. Zambakari, Christianity, The Fall of Man, and Redemption, SSNR Electronic Journal, 2018

[57]سورہ الزلزال 99:7-8

[58] مولانا حافظ محمد عادل ولیجہ مظاہری (مرتب)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد3، ص1438

[59] سورہ البقرہ 62:2

[60]مولانا حافظ محمد عادل ولیجہ مظاہری (مرتب)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد3، لاہور، احمد عثمان پرنٹرز، 2017، ص21

[61] یوحنا 1:1

[62] ابی جعفر احمد بن محمد سلامہ الازری المصری الطحاوی، مترجم مولانا عبد الحمید سواتی، عقیدہ الطحاویِ، مدرسہ نصرہ العلوم، گوجرانوالہ، 2004، ص34

[63] متی 6:28-7

[64] سورہ النساء 4:157-158

[65] مولانا حافظ محمد عادل ولیجہ مظاہری (مرتب)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد1، ص244

[66] ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، حضرت مولانا محمد داؤد دراز (مترجم)، صحیح بخاری، باب 49 نزول عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام، ج چہارم، حدیث نمبر 3447، ص719

[67] A.V.G.Allen & F.W.Farrar, The Prophet of Christian faith, Macmillan & Co. LTD, London, 1896, pp.3-13

[68] متی 2:10-5

[69] سورہ النساء 4:171

[70] مولانا حافظ محمد عادل ولیجہ مظاہری (مرتب)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد1، ص248-249

[71] سورہ آل عمران 3:56

[72] مولانا حافظ محمد عادل ولیجہ مظاہری (مرتب)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد1، ص132

[73] سورہ آل عمران 3:56

[74] مولانا حافظ محمد عادل ولیجہ مظاہری (مرتب)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد1، ص132

[75] سورہ الاحزاب 33:40

[76] مولانا حافظ محمد عادل ولیجہ مظاہری (مرتب)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد3، ص1013

[77] Jeffery Khoo, Fundamental of Christian Faith a Reformed and Premillennial Study of Christian Basics, Far Eastern Bible College, Singapore, 2005, pp. 110-114.

[78] مرقس 13:31

[79] یوحنا 17:17

[80] یوحنا 17:7

[81] سورہ المائدہ 5:46

[82] مولانا حافظ محمد عادل ولیجہ مظاہری (مرتب)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد1، ص273

[83] سورہ المائدہ 5:116

[84] مولانا حافظ محمد عادل ولیجہ مظاہری (مرتب)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد2، ص627

[85] سورہ حجر 15:9

[86] مولانا حافظ محمد عادل ولیجہ مظاہری (مرتب)، آسان لفظی اور عام فہم ترجمہ القرآن الکریم، جلد1، ص301-302

[87] Dr. Willis C. Newman, Christian Foundation: Basic Teachings, pp.64

[88] متی 4:11

[89] Dr. Willis C. Newman, Christian Foundation: Basic Teachings, pp.132-136

[90] متی 10:28

[91] Dr. Willis C. Newman, Christian Foundation: Basic Teachings, p.49.

[92] مولانا عبد العزیز ہزاروی، قصص الانبیاء، مکتبہ العلم، لاہور، سن ندارد، ص559